عینِ مسجد کو چھوڑ کر فنائے مسجد میں جماعت کروانے کا حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصّلاۃ و السّلام علیك یا رسولَ اللہ　　　　وعلٰی اٰلك وأصحابك یا حبیبَ اللہ

فتاوی تربیتِ افتا

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ گرمی کی وجہ سے یا لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے عینِ مسجد کو چھوڑ کر صحن مسجد یا فنائے مسجد میں جماعت کروانا کیسا، براہِ کرم رہنمائی فرمائیں؟

(سائل: c/o مولانا رضوان بلوچ مدنی صاحب، مواچھ گوٹھ، کراچی)

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: ہر وہ جگہ جو نمازِ پنجگانہ کے لیے خاص کر دی جائے وہ مسجد ہے اور پوری مسجد مکانِ واحد کے حکم میں ہوتی ہے، چاہے اُس کے اوپر چھت ہو یا نہ ہو اور فقہائے کرام مسجد کا وہ حصہ جس پر چھت بنی ہوتی ہے، اُس کو مسجدِ شتوی (جاڑے کی مسجد) کہتے ہیں اور وہ حصہ جو مسجد سے متّصل ہو اور اُس پر چھت نہ ہو اُسے مسجدِ صیفی (گرمی کی مسجد) کہتے ہیں، جہاں عموماً گرمیوں میں نماز پڑھی جاتی ہے، اِس حصّے کو صحنِ مسجد کہا جاتا ہے، **البتہ جب عینِ مسجد (چاہے اُس پر چھت ہو یا نہ ہو) میں جگہ باقی ہو، تو فنائے مسجد (وہ جگہ جو ضروریاتِ مسجد کے لیے احاطہ مسجد کے اندر ہو، جیسے وضو خانہ، استنجا خانہ، غسل خانہ، مسجد سے متصل مدرسہ وغیرہ یہ بعض معاملات میں حکمِ مسجد ہے اور بعض معاملات میں خارجِ مسجد ہے) میں بلاضرورت گرمی یا لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کروانا جائز نہیں ہے ؛ہاں اگر عینِ مسجد میں جگہ باقی نہ بچے تو فناءِ مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں؛** کیونکہ فقہائے عظام نے تصریح فرمائی ہے کہ مسجد کی چھت کے عینِ مسجد ہونے کے باوجود وہاں بلاضرورت گرمی وغیرہ کی وجہ سے جماعت کروانا مکروہِ تحریمی وناجائز ہے، کہ اِس میں مسجد کی بے ادبی ہے اور یہ عمل سنتِ متوارثہ کے خلاف ہے، لہذا فناءِ مسجد جو کہ بعض احکام میں خارجِ مسجد کے حکم میں ہے (کہ وہاں جنبی اور حیض ونفاس والی عورت جاسکتی ہے اور وہاں اذان بھی دی جاسکتی ہے) وہاں بدرجہ اولیٰ بلاضروت گرمی وغیرہ کی وجہ سے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی وناجائز ہوگا کہ اِس وجہ سے عینِ مسجد کا ویران ہونا لازم آئے گا، **لہذا صورتِ مسؤلہ میں گرمی کی وجہ سے یا لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے صحنِ مسجد میں جماعت کروانا**

بلا کراہت جائز ہے لیکن جب عینِ مسجد (چاہے اُس پر چھت ہو یا نہ ہو) میں جگہ باقی ہو، تو فنائے مسجد میں بلا ضرورتِ شرعیہ گرمی یا لائٹ نہ ہونے کی صورت میں جماعت کروانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔

چناں چہ پوری مسجد مکانِ واحد کے حکم میں ہوتی ہے، چاہے اُس پر چھت بنی ہو یا نہیں، اِس حوالے سے علامہ محمد بن احمد شمس الائمہ سرخسی حنفی متوفی 483ھ فرماتے ہیں:" **جميع المسجد في حكم مكان واحد؛ ولهذا صح اقتداء من وقف في آخر المسجد بالإمام، وإن لم تكن الصفوف متصلة بينه وبين الإمام۔**(المبسوط للسرخسی، باب الحدث، 117/1، مبوعه :دار المعرفه)

یعنی، پوری مسجد مکانِ واحد کے حکم میں ہوتی ہے؛ اِسی وجہ سے وہ شخص جو مسجد کے آخر میں کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کرے تو اُس کا اقتداء کرنا صحیح ہوتا ہے، اگرچہ اُس کے اور امام کے درمیان صفیں متصل نہ ہوں۔

اور فقہائے کرام مسجد کا وہ حصہ جس پر چھت ہو اُسے مسجدِ شتوی کہتے ہیں اور وہ حصہ جس پر چھت نہ ہو اُسے مسجدِ صیفی کہتے ہیں اور اِس میں نماز پڑھنا عینِ مسجد میں نماز پڑھنے کی طرح ہی ہے، اِس حوالے امام اہلسنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی 1340ھ فرماتے ہیں:" صحنِ مسجد جزوِ مسجد ہے، اُس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے۔

آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں:" ہر عاقل جانتا ہے کہ مسجد و معبد ہو یا مسکن و منزل ہر مکان کو بلحاظ اختلافِ موسم (موسم کے بدلنے کے اعتبار سے) دو حصّوں پر تقسیم کرنا عاداتِ مطردئہ بنی نوعِ انسان (انسان کی عام عادات) سے ہے، جس پر معظم معمورۃ الارض میں تمام اعصار وا مصار (ہر زمانے اور شہر) کے لوگ اتفاق کئے ہوئے ہیں ایک پارہ (حصہ) مسقف (چھت دار) کرتے ہیں کہ برف وبارش وآفتاب سے بچائے، دوسرا اُکھلا رکھتے ہیں کہ دھوپ میں بیٹھنے، ہوا لینے، گرمی سے بچنے کے کام آئے، زبانِ عرب میں اوّل کو شتوی کہتے ہیں اور دوم کو صیفی (کہتے ہیں)"۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب احکام المسجد، 8/62، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن)

اور صحنِ مسجد میں جماعت قائم کرنے کے حوالے سے علامہ عبد المنان اعظمی حنفی متوفی 1434ھ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: مسجد کے جتنے حصہ پر چھت بنی ہوئی ہے اس کو فقہا مسجد شتوی (جاڑے کی مسجد) کہتے ہیں اور جتنا حصہ کھلا ہوا ہے اس کو مسجد صیفی (گرمی کی مسجد) کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے نماز چاہے باہر کے حصہ میں پڑھی چاہے چھت دار حصہ میں ثواب میں کوئی کمی زیادتی نہیں۔(فتاوی بحر العلوم، کتاب الصلاۃ، 160/1، مطبوعه :شبیر برادرز)

اور مسجد کی چھت پر بلا ضرورت گرمی وغیرہ کی وجہ سے جماعت کروانا مکروہ تحریمی و ناجائز ہے، اس حوالے سے علامہ نظام الدین وجماعۃ من علماء الھند حنفی متوفی 1092ھ فرماتے ہیں:"**الصعود على سطح كل مسجد مكروه،**

ولهذا إذا اشتد الحر يكره أن يصلوا بالجماعة فوقه إلا إذا ضاق المسجد فحينئذ لا يكره الصعود على سطحه للضرورة، كذا في الغرائب". (الفتاوی الھندیہ ،کتاب الصلاۃ،باب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف،322/5،مطبوعہ:دار الفکر ،بیروت)

یعنی،ہر مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے،اسی وجہ سے جب گرمی زیادہ ہو تو جماعت کی وجہ سے مسجد کے اوپر نماز پڑھنا مکروہ ہے سوائے اس کے کہ مسجد میں جگہ تنگ ہو تو اِس صورت میں ضرورت کی وجہ سے مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ نہیں ہو گا،ایسا ہی غرائب میں ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی حنفی متوفی 1252ھ فرماتے ہیں:" ثم رأيت القهستاني نقل عن المفيد كراهة الصعود على سطح المسجد اھ ويلزمه كراهة الصلاة أيضا فوقه"۔(ردالمحتار ،کتاب الصلاۃ،656/1 ،مطبوعہ : دار الفکر ،بیروت)

یعنی،پھر میں نے علامہ قہستانی کی عبارت دیکھی جس کو مفید سے نقل کیا ہے کہ مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے ،لہذا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

اور مسجد کی چھت پر جماعت کروانے کے حوالے سے مفتی جلال الدین احمد امجدی حنفی متوفی 1422ھ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"جب مسجد دو منزلہ یا تین منزلہ ہو تو امام کو نیچے ہی نماز پڑھانا چاہیے ،نیچے جگہ ہوتے ہوئے دوسری یا تیسری منزل پر نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے،اس لیے کہ بلا وجہ مسجد کی چھت پر چڑھنا جائز نہیں ،ہاں اگر نیچے جگہ نہ ہو تو اوپر پڑھی جائے"۔ (فتاوی فقیہ ملت،کتاب الصلاۃ،باب احکام المسجد،1/ 195،مطبوعہ:شبیر برادرز)

اور بلاضرورت مسجد کی چھت پر نماز پڑھنے کے حوالے سے امام اہل سنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی 1340ھ فرماتے ہیں:"سقف (چھت) پر بلا ضرورت نماز کی اجازت نہیں کہ سقفِ مسجد (مسجد کی چھت) پر بے ضرورت چڑھنا ممنوع ہے و بے ادبی ہے اور گرمی کا عذر مسموع نہ ہو گا۔

لہذا جب مسجد کی چھت کے عینِ مسجد ہونے کے باوجود بلاضرورت اس پر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی و ناجائز ہے تو فناءِ مسجد جو کہ خارجِ مسجد ہے ،اس میں بدرجہ اولیٰ جماعت کروانا مکروہ تحریمی و ناجائز ہو گا،لہذا **فناءِ مسجد میں جماعت کروانے سے مسجد کا ثواب نہیں ملے گا**،اس حوالے علامہ مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی حنفی متوفی 1395ھ فرماتے ہیں :مسجد کے حجرہ کے سامنے جو دالان یا صحن یا دونوں تعمیر کیے جاتے ہیں،اس کے مسجد یا خارج مسجد ہونے میں مسجد کے پہلے بانی کا اعتبار ہے۔ **اگر بانی اوّل نے نماز پڑھنے کے لیے ہی وہ جگہ مقرر کر دی ہے تو وہ مسجد ہے،ورنہ وہ جگہ خارج مسجد وفناءِ**

مسجد ہے، مسجد ہونے کی صورت میں نمازِ باجماعت و مسجد دونوں کا ثواب ملے گا اور خارج مسجد و فناءِ مسجد ہونے کی صورت میں مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا،ہاں نمازیوں کی تعداد کافی ہو، بھیڑ ہو تو اس صورت میں فناءِ مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب وہی ملے گا جو ثواب مسجد میں ہوتا ہے، جیسے نمازِ عیدین و جمعۃ الوداع کے موقع پر زیادہ بھیڑ ہونے کی صورت میں فناءِ مسجد میں نمازی کھڑے ہو جاتے ہیں چونکہ مسجد میں جگہ نہیں ہوتی۔(حبیب الفتاوی ،کتاب الصلاۃ ،3/252 ،مطبوعہ :شبیر برادرز)

اور فنائے مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جو ضروریاتِ مسجد کے لیے احاطہ مسجد میں ہو،اس حوالے سے صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی حنفی متوفی 1367 ھ فرماتے ہیں:"فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے مُلحق ضروریاتِ مسجد کے لیے ہے، مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ غسل خانہ وغیرہ اس میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا"۔ (فتاوی امجدیہ،کتاب الصوم،1/ 399 ،مطبوعہ:مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی)

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ:_____________

محمد توصیف رضا عطاری

المتخصّص فی الفقہ الإسلامي

۱۰ صفر المظفر ۱۴۴۶ھ، 17 اگست 2024م

الجواب صحیح

مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی